نورافشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۱۸ - جلد ۱۰ | لودیانہ ۴ مئی ۱۸۸۲ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

افغانستان سے نہایت ہی وحشت ناک خبریں آرہی ہیں ۔ حاکم جلال آباد کو وہاں کے سردار کہتے ہیں کہ کابل کا امیر تمکو ہونا چاہیئے = زار روس نے اپنے چچا کو جلاوطن کر دیا = قسطنطنیہ سے بغداد تک ریل جاری کرنے کے چرچے گرم ہیں = ہرات میں ایک بھاری غدر ہوگیا تھا مگر جلدی رفع ہوگیا = خدایار خان حاکم قندھار جو ہرات میں طلب کیا گیا تھا راستہ میں فوت ہوگیا = افواہ ہے کہ ہرات میں روس اور ایران کی سازش بہت خرابی پیدا کر رہی ہے = امیر کابل نے امیر شیر علیخان اور شریف خان کے تمام متعلقین قید کر لئے ہیں = قاصد جو ہرات سے آئے ہیں انکا بیان ہے کہ عبدالقدوس خان اور ایوبخان میں روز بروز اتحاد بڑھتا جاتا ہے اور فارس و ایران میں ایوب خان کی بابت بات چیت ہو رہی ہے = ایوب خان نے وعدہ کر لیا ہے کہ دریائے آموں کے پار روسی لشکر کو میں رسد پہونچاؤنگا = روسیوں نے دریائے آموں پر کئی چھاؤنیاں ڈالدی ہیں اور اسکا پل بنایا جاتا ہے = روسی پیمائش کنندے بلخ اور میمنہ کے درمیان ملک کو دیکھتے پھرتے ہیں = کابل میں اسبات پر بڑی سوچ پیدا ہو رہی ہے کہ روسی جو ہمارے پڑوسی ملک کی پیمائش کر رہے ہیں اس سے انکا کیا مطلب ہے = کابلی سردار امیر کو غیرت دلاتے ہیں کہ اگر اسوقت امیر شیر علیخان زندہ ہوتا تو روسیوں کو ہرگز دریائے آموں پر پل نہ بنانے دیتا = افغانستان کے چند سرداروں نے بیرم خان کے مشورہ سے ولی محمد خان کو لکھا ہے کہ ہم تم کو کابل کی سلطنت دینا چاہتے ہیں = جلال آباد کے نواح میں بھی بہت غدر ہوگیا ہے = کالے کافروں اور جلال آباد کے باشندوں میں کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہو چکی ہیں اور بہت سے کافر قید کر لئے گئے ہیں = مسٹر لگ صاحب انسپکٹر مدارس حلقۂ انبالہ نابینا ہوگئے ہیں = پنجاب کی نمائش کی رپورٹ تیار ہوگئی ہے = بڑودہ میں پارچہ بافی کا کارخانہ جاری ہونے والا ہے = گورکھپور کا محکمہ ب جمی جلکر خاک ہوگیا = حضور قیصر ہند ملکہ معظمہ کے سالگرہ کے دن شملہ میں بڑی دھوم دھام سے دربار ہوگا = ہرزیگونیا کے فساد کی بابت فیصلہ ہوگیا ہے کہ یہہ روس کی سازش سے ہوا ہے = برہما کی حالت نہایت تباہ ہو رہی ہے = شاہ تھیبا کے ظلم درباریوں کی سازشیں رانیوں کے آپسکا بگاڑ راج کے انتظام کو بالکل برباد کر رہا ہے = قسطنطنیہ میں مشہور ہے کہ اگرچہ جرمن کے ساتھ سلطان کا ظاہری اتحاد ہے مگر باطن میں دشمنی ہے = خزانہ سرکاری سے امیر کابل کو گذشتہ اپریل سے آجتک دو برس کے عرصہ میں ۴۱ لاکھ روپیہ دیا گیا ہے = شملہ میں حضور وایسرائے ہند کیواسطے ایک عالیشان محل تیار کیا جاتا ہے = ڈاک خانہ جات ہند کی معرفت سالگذشتہ میں اکروڑ ۹۹ لاکھ ۴۴ ہزار ۲ سو اخبار روانہ ہوئے = کلکتہ میں ۲۴ اپریل کو شدت کے ساتھ بارش ہوئی = ڈلمیشیا کا غدر بڑھتا جاتا ہے = سلطان روم نے جو تاوان جنگ روس کو دینا تھا اب پھر انکار کر دیا ہے = جنرل سکوبلوف کو زار روس نے گرفتار کر لیا ہے = شملہ میں خبر آئی ہے کہ جنرل فرامرز ہرات میں سالار فوج مقرر ہوئے ہیں اور بہت جلد کابل کو روانہ ہونگے = قاہرہ سے خبر آئی ہے کہ حضور پرنس آف ویلس کے بیٹے مصر میں داخل ہوئے ہیں اور خدیو نے انکا استقبال کیا ہے = لنڈن سے خبر پہونچی ہے کہ ایوب خان طہران میں داخل ہوگئے = جاپان میں کہربائی روشنی کا اجرا ہوگیا ہے = انبالہ میں ایک کتب خانہ کھولا جاویگا جسمیں ہر قسم کی کتابیں رکھی جاوینگی = مدراس سے ایک ہیرا جسکی قیمت ۴ لاکھ روپیہ ہے لنڈن میں پہونچا ہے = ایک دل جلے قیدی نے اپنے محافظ کانسٹبل کو اسکی تلوار سے ڈیرہ اسمعیل خان کی سڑک پر قتل کر ڈالا = کوچ بہار میں ایک ہندو نے بیوہ سے شادی کر لی تھی اُس کی برادری کے لوگوں نے اسکو ایسا مارا کہ وہ مرگیا = نواب صاحب والی ریاست لوہارو امور ات ریاست اپنے فرزند کے سپرد کرکے دو سال تک سیاحت کرینگے = عربوں نے اشتہار دیدیا ہے کہ ہم سلطان روم کو اپنا خلیفہ یا خلیفۂ اسلام نہیں مانتے ہیں = یورپ میں ایک ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے جو ہر ایک جگہ سے متفرق الیسی طاقت کو جمع کیا کریگا = شملہ میں ایک انجن کے ذریعہ سے ۵۰ من چونہ ہر روز تیار ہوتا ہے = حضور قیصر ہند پر جس ظالم نے گولی چلائی تھی وہ بری کیا گیا = دہلی میں آتشزدگی کی وارداتیں ہو رہی ہیں = حیدر آباد کے نظام صاحب کا عزم ولایت جانے کا ہو رہا ہے = قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ سلطان روم کا ارادہ ہے کہ سلطنت کے ذمہ جسقدر قرضہ ہے اسکی ادائگی کی سبیل کیجاوے اور یہہ کام ایک

نورافشاں

کہتے ہیں کہ ملک امریکہ کے ایک جنگ میں ایک فوج نے شکست کھائی اور اسی سبب سے جنگ طول پکڑ گیا اور اس شکست کا ہونا ایک جنرل کے ذمہ لگایا گیا کہ اس شخص نے حکم احکام کی پوری پوری تعمیل نہیں کی اسکو چاہئے تھا کہ اپنی فوج کا دستہ وقت معینہ پر حاضر رکھتا مگر یہہ بہت دیر کے بعد پہونچا جنرل موصوف نے اپنی بریت کے لئے بیان کیا کہ فاصلہ دراز تھا اور وقت معینہ پر حاضر ہونا سخت دشوار تھا۔ صاحب موصوف کا مقدمہ کورٹ مارشل میں پیش ہوا جسکا نتیجہ بجز ذلت و خواری کچھہ نہ نکلا۔ تھوڑی دیر کے بعد حکام کورٹ مارشل کی آنکھیں کھل گئیں اور اُنکے مقدمہ کی نظرثانی کی۔ آخرکار عدالت نے اقرار کیا کہ رائے سابقہ غلطی پر محمول تھی اور اس جنرل کے عذرات واقعی درست ہیں اور یہہ سچا ہے۔ اور تبدیل رائے کا یہہ باعث ہوا کہ اس قطعہ زمین کے سابقہ نقشجات کہ جنمیں جنگ ہوا تھا غلط تھے اور جدید نقشجات نے ظاہر کیا کہ فی الحقیقت ملزم کا وقت مقررہ پر اپنا دستہ فوج کا لیکر حاضر ہونا ناممکن تھا +

اس واردات سے ہم ایک عمدہ سبق سیکھہ سکتے ہیں اگر اس معاملہ میں پُر ضرور ہے کہ نقشجات صحیح موجود ہوں تو کسقدر اُن راستوں کا (جو ہم خدا سے رکھتے ہیں) راست پتہ اور قابل اطمینان نشان موجود ہونا چاہیئے۔ لکھو کہا آئندہ زندگی کے بغیر تیاری مرجاتے ہیں اور بعضونکا حساب کتاب اگرچہ روحانی نقشجات پر ہوتا ہے مگر تو بھی یہہ نقشے گنہگار کی واقعی کی ضرورت کو بخوبی ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ سکو اس امر کا علم نہایت ہی ضروری ہے انسان کے لئے کیا ضرور ہے کہ نجات پاوے +

اے ناظرین کلام الہی یعنے بائبل ہی وہ روحانی نقشہ ہے جو گنہگار کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ یہہ کتاب ہمیں ہماری حاجات روشن کرتی ہے اور یہہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ ہم خدا کے حضور کسطرح مقبول نظر ہو ویں۔ اگر تعمق کی نظر سے دیکھا جاوے تو ہر فرد بشر خواہ مجبوراً خواہ برضا و رغبت بول اُٹھیگا کہ بائبل ہمارا سچا اور فایدہ بخش رہبر ہے اور کہ بائبل ہی ہمکو سچا اخلاق سکھلاتا ہے +

ہمکو یاد ہے کہ اخبار ہندو پیٹریٹ میں ایک برہمو سماج کا قول تھا کہ بجز بائبل کوئی دینی کتاب اس پایہ کے نہیں کہ بائبل سے زیادہ تر اخلاق سکھلاوے +

ہمارے ایک کرمفرما بمبئی سے لکھتے ہیں کہ جناب پادری ملکسن صاحب ایم۔ اے جی۔ ڈی پرنسپل الف۔ جی اے انسٹیٹیوشن معہ اپنی میم صاحبہ ۱۴ اپریل کو ولایت تشریف لے گئے +

اس خداترس خدا کے بندے کی (جس نے اپنی جوانی کی قوت کو خداوند کی صلیب کے تصدق کر دی تھی اور جو بقول ایڈیٹر ستّ داوی اپنے مسیحی برتاو سے اُن لوگوں کا غم غلط کر دیا تھا جو ڈاکٹر ولسن صاحب مرحوم کے انتقال سے ملول تھے) رخصت کی تقریب پر دو ایڈریس مع تحایف ایک جم غفیر کے روبرو جسمیں بمبئی کے اکثر یورپین۔ دیسی مسیحی۔ پارسی ہندو وغیرہ وغیرہ حاضر تھے دیئے +

پہلا ایڈریس جو بمبئی کی دیسی مسیحی جماعت کی طرف سے تھا پیش ہوا جسمیں مسیحیوں نے کمال دلسوزی سے پیش کیا کہ اُنکی رخصت کے وقت ہم دیسی مسیحی اپنی محبت و تکریم کا علانیہ اظہار نہایت ہی مناسب سمجھتے ہیں۔ ہمارا منشا یہہ نہیں ہے کہ آپکی لیاقتوں کا جداگانہ اظہار کریں پر ہم صرف اسپر کفایت کرتے ہیں کہ ہم سب اُنکی متفرق کوششوں اور فرایض ادا کے ہم آواز ہوکر مداح ہیں۔ آپکے سات برس کے قلیل عرصہ کے اس ملک اور اُنکے باشندوں کے کامل علم اور تجربہ کاری نے ہمکو حیرانی میں ڈال رکھا ہے +

اس امر کی نسبہ کو پہنچکر کہ اس ملک میں مسیحی مذہب کی ترقی اور قدر و قیمت اکثر اُنکے چال چلن اور عادت پر منحصر ہے جو غیر اقوام میں سے مسیحی کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں انہے تمام دیسی مسیحیوں (خصوصاً متعلقہ چرچ آف سکاٹلنڈ) کی روحانی بہبودی کو مدنظر رکھکر ہمیشہ اپنا شوق دکھلایا ہے اور محنت کو گوارا کیا ہے اور باوجود پرنسپل سکول اور سکرٹری مشن ہونے کے دیسی مسیحیوں کے درمیان کلام کیا ہے۔ بیماروں تکلیف زدوں کی مدد کی ہے علاوہ بریں لڑکے اور لڑکیوں کے سنڈے سکول کے اہتمام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ القصہ اپنے افعال و اقوال سے دیسی کلیسیا کو جو بچپن کی حالت میں ہے فایدہ پہونچایا ہے۔ اور ان محنتوں میں نہ صرف آپ ہی ہمہ تن مصروف رہے ہیں بلکہ میم صاحبہ نے بھی وقتاً فوقتاً اس نیک کام میں مدد دی ہے +

آخر میں ہماری دعا یہہ ہے کہ ہمارا آسمانی باپ جسطرح سے آپکو اس ملک سے لیچلا ہے پھر اس ملک میں لا دے۔ دوسرا ایڈریس معہ تحایف انسٹیٹیوشن کے معلم و متعلم کی طرف سے تھا۔ اُسکا خلاصہ یہہ تھا کہ ہم سب اپنی تعظیم اور تکریم کا (جس عزت کے آپ اس انسٹیٹیوشن کے پرنسپل کے عہدہ کو حسن لیاقت سے انجام دینے میں مستحق ہیں) اظہار اس موقع پر نہایت ہی مناسب سمجھتے ہیں +

آپکے لایق اور پُرتعلیم لکچروں نے (جنمیں عمدہ تہذیب کوٹ کوٹ کر بھری تھی) ہمارے دلوں کو عالی مرتبہ کی طرف رجوع کیا ہے اور ہمکو بیشتر اُمید ہے کہ اخلاق کے یہہ اُصول ہماری آئندہ زندگی میں ہمارے لئے بہت مفید ہونگے اُنکی ملنسار اور ہر دلعزیز طبیعت اور پُرمحبت حرکات نے ہمارے دلوں میں پورا پورا اثر پیدا کیا ہے۔ اس بنا نے یہقدر اثر کیا کہ مختلف مذہب و ذات کے لوگوں میں وہ سلسلۂ اُلفت نے ترقی کی ہے۔ اور خاصکر کے ان کا شوق ہمکو جو یورپین اور دیسیوں کے میل جول کے سدراہ ہوتے ہیں توڑ دیا ہے۔ اب ان اور اور باعث سے اُنکی مفارقت از بسکہ شاق معلوم دیتی ہے +

اے ناظرین ان خیالوں سے کیا ثابت ہوتا ہے کیا مسیحی مذہب کی وقعت نظر نہیں آتی ہے؟ کیا تمہے مسیحی کی خوشبو تمام کو نہیں بھاتی

یورپ کی موجودہ حالت

ہم نے اپنے ناظرین اخبار کو بذریعہ اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۰ فروری سنہ ۱۸۸۱ء یورپ کی حالت سے آگاہ کیا تھا اب ان ۳ ماہ کے اندر یورپ کی حالت نے کچھ اور ہی رنگ بدلا ہے سو اب پھر ناظرین کی آگاہی کیواسطے یورپ کی موجودہ حالت کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے یعنے کہ گو یورپ کی حالت ابھی تک خاموشی اور امن پر دال ہے۔ کوئی اہل الرائے اطمینان کے ساتھ یہہ نہیں کہہ سکتا کہ موجودہ حالت تشویش سے خالی ہے۔ اگر تمام یورپ میں جدال و قتال کی آگ مشتعل نہ ہوئی تو اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ جس گوشے میں آگ سلگ رہی تھی وہ آگ بالکل بجھ گئی۔ یہہ کونسا گوشہ ہے؟ اگر کوئی ہم سے دریافت کرے تو ہم یہی جواب دینگے کہ آج کے روز تین گوشے نہایت ہی خوفناک ہیں۔ شمالی افریقہ مصر۔ باسینیا۔ ہرزگونیا اور اُن کے ساتھ تمام ممالک جبل بلقان۔ گو شمالی افریقہ کا گوشہ مفسدی کے برپا ہونے میں شرف تقدم رکھتا ہے لیکن اب یہہ گوشہ معاملہ مصر بالخصوص معاملات ہرزگونیا اور باسینیا کے مقابلہ میں بہتم بالشان خیال نہیں کیا جاتا۔ دلیل یہہ ہے کہ گو شمالی افریقہ میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑک رہی ہے لیکن خبروں سے ثابت ہوتا ہے کہ فرانس پر ابھی سے تھکان غالب ہو گیا ہے اور وہ یہی چاہتا ہے کہ کسیطرح آسانی کے ساتھ اسکی ساری فتوحات مکمل ہو جائیں اور شمالی افریقہ کے مسلمانوں کا جوش و خروش رفع ہو جائے ✦

سلطان روم اگرچہ خاموش ہے لیکن فرانس کی کارروائی شمالی افریقہ کو نگاہ زہر آلود سے دیکھ رہا ہے اور دوراندیشی کی نظر سے بالفعل ترپولی کے استحکامات میں مصروف ہے اور درحقیقت سلطان ترکی آجکے روز اس سے بڑھکر اور کچھ نہیں کر سکتے کہ فرانس کی حد سے زیادہ پیشقدمی کو روکیں اور اپنا گھر بچائیں۔ ظاہر ہے کہ فرانس اور ترکی حتی الوسع جنگ کرنا نہیں چاہتے۔ ایک خوف دو جانب ہے اور اس سے یورپ کے خوف کو بھی امن ہے ورنہ اگر سلطان فرانس کی اُولوالعزمی کا اظہار کرتے تو ضرور یورپ میں کبھی کا غدر ہو گیا ہوتا۔ مصر کا نازک معاملہ بھی اگرچہ شمالی افریقہ ہی کے معاملہ سے پیدا ہوا ہے اور جن سلطنتوں کا تعلق شمالی افریقہ کے ساتھ ہے معاملہ مصر کے ساتھ بھی انہیں سلطنتوں کا تعلق ہے تاہم بظاہر مصر کا معاملہ جدا گانہ معلوم ہوتا ہے۔ نواحی تونس میں علی ابن خلیفہ اور مصر میں احمد عربی پاشا بہت بڑے اثر ڈالنے والے موجود ہیں اور شمالی افریقہ اور مصر میں جب کبھی کوئی سخت انقلاب برپا ہوگا تو انہیں دو شخصوں کی بدولت ہوگا اور بعض سلاطین یورپ انہیں دو شخصوں سے آجکے روز خوفناک ہو رہے ہیں ✦

ہرزگونیا اور باسینیا کا معاملہ اگرچہ یورپ کے تمام حالات کے بعد پیدا ہوا ہے لیکن بہتم بالشان ہونے کی وجہہ سے ہم اسکو تمام معاملات سے بڑھکر پر خوف خیال کرتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ یورپ کے مفسدہ انگیز مقامات کے گویا صوبجات مذکورہ بالا صدر مقام اور ہیڈ کوارٹر ہیں۔ وجہہ یہہ ہے کہ ان صوبوں کے فساد میں روس شرکت رکھتا ہے اور روس ہی نے ایک عمدہ موقع دیکھا کہ اپنی مفید مطلب کارروائی شروع کی۔ جب روس نے دیکھا کہ آجکل یورپ کی حالت نازک ہو رہی ہے اور تمام سلاطین یورپ کو تشویش ہے پس حتی الوسع ایسے وقت میں اپنا کام نکالنا چاہئے لیکن بہت غنیمت ہے کہ یورپ پر روس کا افسوں ابھی کامل طور سے موثر نہیں ہوا متواتر خبروں سے ثابت ہوتا ہے کہ اسٹریا کی فوج نے مفسدوں کی دُم میں نمدا باندھ دیا ہے اور روز بروز مُفسدوں کی آگ بجھتی جاتی ہے اور بڑی بات یہہ ہے کہ سلطان نے بھی اسٹریا سے ساز کر لیا اور مذکورہ بالا مفسدے کے دور کرنے کے لئے اسٹریا اور ترکی دونوں متفق ہو گئے اور اب تو ایسی ایسی علامات پائی جاتی ہیں کہ غالباً جرمن بھی اس میں شامل ہو جائیگا اور ظاہر ہے کہ جب یورپ کے بعض زبردست رکن ایک جانب ہو جائینگے تو یورپ کی امن و امان پر کوئی دھمکی نہ ہوگی ✦

یہہ بھی قرین قیاس ہے کہ گو سلاطین یورپ نے بظاہر سکوت اختیار کر رکھا ہے مگر خفیہ برابر مراسلت ہو رہی ہے اور ہر ایک سلطنت سوائے روس سلطنت کے یہی چاہتی ہے کہ سنہ ۱۸۷۷ء کی طرح کوئی فساد برپا نہ ہو کیونکہ اگر ایکمرتبہ یورپ میں جنگ واقع ہوئی تو معلوم نہیں کہ کیا گل کھلیگا۔ تمام سلطنتیں بھری بیٹھی ہیں اور اپنے اپنے حقوق کے بچانے پر مستعد ہیں جسطرح کوئی بڑا آبلہ بھرپور ہو کر بستر رنگستن ہو جائے۔ ہمکو کامل یقین ہے کہ تمام یورپ میں صرف ایک سلطنت روس ہے جو جنگ سے بظاہر خوف نہیں کھاتی اور ہمیشہ شمشیر کھینچ رکھتی ہے ورنہ دوسری سلطنتیں تو کسیطرح جنگ کی مصیبت میں پڑنا نہیں چاہتی ہیں اگرچہ شمالی افریقہ مصر۔ ہرزگونیا۔ باسینا وغیرہ کے تینوں معاملات خطرناک ہیں اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ کونسا معاملہ ان تینوں معاملوں میں سے یورپ کے پولیٹکل جنگ کا باعث ہو جائے۔ یا کونسا معاملہ یورپ میں باہمی انفصال سے امن و امان کے باقی رہنے کا باعث ہو جائے لیکن صرف اسقدر کہہ سکتے کہ خوفناک وہی معاملہ ہے جسمیں روس کی سازش یا شرکت ہے اور اسیوجہہ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام سلاطین یورپ اپنی نگاہ انتخاب ہرزگونیا اور باسینا ہی کے مفسدہ انگیز معاملات پر ڈالیں اور سب سے پہلے فساد کے اس چشمے کو روکیں۔ مصر کا معاملہ بظاہر ایسا نازک نہیں ہے کہ اُس کے تصفیہ کو بہتم بالشان سمجھا جاوے۔ شمالی افریقہ کا بڑا تعلق آجکے روز فرانس کے ساتھ ہے اور فرانس آپ اپنی آگ میں جل رہا ہے۔ لہذا یورپ کو تونس کے معاملہ کی بھی چنداں پرواہ نہیں۔ بہت دن نہ گذرنے پائینگے کہ یا تو فرانس مجبور ہو کر شمالی افریقہ سے اپنی فوجیں واپس کریگا یا تمام شمالی افریقہ کو اپنا مطیع اور مسخر کر لیگا۔ البتہ ہرزگونیا اور باسینا کا معاملہ سب سے زیادہ خوفناک ہے اور اسکی جانب سلاطین یورپ کو بالفعل متوجہہ ہونا چاہئے۔ فقط ✦

مراسلات

نمبر ۴

آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر بالقابہ اور بابو کیشب چندر سین صاحب

سلسلہ قائم رکھنے کے لئے پہلے اس اخبار نور افشاں کے مندرجہ حاشیہ نمبر دیکھ لو

جلد نہم نمبر ۴۱ چہل و یکم مطبوعہ ۱۳ سیزدہم اکتوبر ۱۸۸۱ء
جلد دہم نمبر ۴ چہارم مطبوعہ ششم اپریل ۱۸۸۲ء
جلد ایضاً نمبر ۵ پنجم مطبوعہ ۱۳ سیزدہم ماہ مذکور

یہہ معقول قول کہ علم با عمل ہونا چاہئے کچھ پرانے ہی زمانہ کے فلاسفروں کا نہیں جنہوں سے مرحوم لارڈ مکالی نے صدہا غلط نہیاں اور کمزوریاں ثابت کرکے دکھلادی ہیں بلکہ روشنی کے دور کے فیلسوفوں جیسے مسٹر لارڈ بیکن وغیرہ نے بھی اس دلپسند قول کی بار بار تصدیق کی ہے +

ہمکو یہہ بات بھی معلوم ہے کہ بعض علم علم تواریخ وغیرہ عمل میں نہیں آسکتے۔ لیکن اکثر ایسے ہیں کہ انکا عمل میں نہ آنا اس علم کو سخت بدنام بلکہ نکما کر دیتا ہے۔ علم الٰہی محض ایک علم ہی سمجھ کر سیکھنا ایک امر عبث امر ہے۔ اور یہہ بھی کہنا کہ وہ عمل میں نہیں آسکتا اس سے بھی زیادہ عبث اور بے بنیاد بات ہے۔ ہمارے بزرگ مولوی سید احمد خان بہادر بالقابہ ہمارے عزیز اہل اسلام نوجوانوں کو صرف علم ہی سیکھنے کی ترغیب دیتے ہیں کبھی بھولے سے بھی انکو علم (خصوصاً علم الٰہی) کے عمل میں لانے کی تحریص نہیں دلاتے +

کوئی بھی شبہ نہیں کہ سید صاحب نے قرآن کو یا تو ایک ایسا مذہبی علم تصور کیا ہے خاصکر جسقدر علم الٰہی کا حصہ اسمیں ہے کہ وہ ہرگز عمل میں آہی نہیں سکتا۔ یا قرآن انکے نزدیک ایسے علوم کا مخزن ہے جس کا عمل میں لانا غیر ممکن ہے کیونکہ انکے متواتر وسیع مضامین سے جو انکے اخبار تہذیب الاخلاق علی الخصوص انکی تفسیر قرآن میں موجود ہیں ثابت ہوتا ہے کہ وہ قرآن کو خیالات محض کا مجموعہ تصور فرماتے ہیں جب کبھی وہ قرآن کی کسی آیت سے تمسک یا اس سے استدلال کرتے ہیں تو بدیہی امور نہیں بھی جنکو تجربہ کی کسوٹی پر رکھ سکتی ہے ہمیشہ شاید کے کلمہ کو استعمال کرتے ہیں کبھی تعینی طور پر اس سے سند نہیں لیتے۔ ایک دعا ہی کے مسئلہ میں جو انہوں نے قرآن کے پہلے سیپارہ کی تفسیر میں لکھا ہے دیکھو کہ اگرچہ اس بحث میں وہ قرآنی آیات اور احادیث کو لائے ہیں مگر اپنے رائے وہی شاید پر رکھ کر فرما دیا ہے کہ دعا کی مقبولیت میں اسباب مقبولیت کے جمع ہونے کی دیر ہوتی ہے جب وہ بہم ہو جائیں تو انکو اجابت دعا کہنا چاہئے +

اسکے علاوہ انہوں نے مسیحی دین کے بانی مبانی اور اصل الاصول لرنا یسوع مسیح کی پیدائش کے بارہ میں صاف (اگر شاید کے لفظ کے ساتھہ) کہدیا ہے کہ انکی پیدائش معمولی ہے۔ اور پھر کفارہ کے واقعہ کو بھی جو ایک تواریخی امر ہی لکھ دیا ہے کہ یہہ واقع ہوا ہی نہیں۔ حالانکہ اگر مسیحی دین سے کفارہ نکال لیا جائے تو کچھ باقی نہیں رہتا۔ خیر ہم پچھلا مسئلہ تو قرآن کے مطابق یوں ہی فرض کر لیتے ہیں لیکن پیدائش کے معاملہ میں تو قرآن بھی ایسا ہی کہتا ہے جیسے انجیل اقدس کہتی ہے۔ قرآن کے سورہ آل عمران کو اگر کوئی اول سے آخر تک دیکھے تو اسکو معلوم ہوگا کہ قرآن کھلم کھلا کہتا ہے کہ اذ قالت الملائکة یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح عیسی ابن مریم وجیها فی الدنیا والاخرة ومن المقربین۔ سید صاحب نے مسیح کی پیدائش کے مسئلہ میں یہانتک طول کھینچا ہے کہ اسکا ضعیف سا جواب ابھی عیسائیوں کی بظاہر ہمدردی ہی سے مولوی محمد حسین بٹالوی ثم اللاہوری نے دیا ہے اسپر مولوی سید محمد ممتاز علی صاحب دیوبندی (طالب العلم بی۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور خلف الصدق مولوی سید محمد ذوالفقار علی خان صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع شاہ پور پنجاب) نے ایک محاکمہ لکھا ہے جو رسالہ کی صورت میں ۱۶ صفحہ پر چھپا ہے اس رسالہ میں اس چھوٹے سید صاحب نے بڑے سید صاحب کی تائید کی ہے۔ ہم اسوقت اس رسالہ کے مضمون پر کچھ نہیں لکھنے اسپر کسی اور وقت اپنی رائے لکھیں گے۔ اسلئے ہم اپنے اصل مطلب کو لکھتے ہیں +

کہ ہمارے آنریبل مولوی صاحب نے اپنے نوجوانوں کو یہی تعلیم دی ہے کہ عقلی امور میں ہی غرق ہو جائیں کبھی علم الٰہی کے علم کو عمل میں نہ لائیں۔ کیا علم الٰہی ایک ایسا علم ہے کہ اسکو رفتار سے کچھ علاقہ ہی نہیں ہمیشہ مولوئے روم کے اس مشہور قول پر چلنا ہی اپنا شعار بنا لیا ہے۔ بابو کیشب چندر سین صاحب باوجود

پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

اس عہد کے وحید الدہر ہونے کے بلکہ بقول خود سید صاحب انٹلکچول پرافٹ ہونے کے علم الٰہی کی تربیت کو صرف عقلی دلیلوں پر ہی منحصر نہیں سمجھتے بلکہ عبادت اور دھیان کو بھی داخل سمجھتے ہیں۔ یعنی بابو صاحب کا یہہ منشا ہے کہ بے شبہ عقل ہی سے عرفان اور ایقان کی بنیاد ہے لیکن صرف عقل دنیوی ہی بس نہیں بلکہ باطنی عقل کی بھی ضرورت ہے۔ سین صاحب اس معاملہ میں تقدیس کے مرتبہ کو اس عرفان کا اس دنیا میں نتیجہ سمجھتے ہیں اور آنیوالی دنیا میں اسکے متعلق بہت سی برکتیں تبلاتے اور مانتے ہیں +

محقق مزاج اور خدا کی ذات اور صفات کے سچے طالب سے یہہ بات پوشیدہ نہ ہوگی کہ خدا شناسی کے باب میں ہر فرقہ اور ہر ملک اور ہر قوم کے لوگوں نے بہت ہی افراط تفریط کی ہے۔ بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں جنہوں نے حد اوسط کو قبول کیا ہے۔ کیا اہل اسلام میں اور کیا ہندو صاحبوں میں اور کیا عیسائیوں میں ان پڑھ فقیر پیشہ انسان ہوتے ہیں جو بعض دھوکے کی ٹٹی ہوتے ہیں۔ جناب باری تعالیٰ کی ذات اور صفات میں وہ اس درجہ تک غلط کاریاں استعمال کرتے ہیں کہ جنکی اصلاح بکلی ہوتی ہی نہیں۔ یہہ ہر ایک گروہ میں سے وہ ہیں جو تفریط کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک گروہ میں سے افراط کے خیالی جنگلوں پر وہ انسان چڑھے ہوئے ہیں کہ سوائے علم کی روشنی کے نہ انکے نزدیک خدا ہی اور نہ عبادت

نہ تقدیس کچھ چیز ہے اور نہ عرفان۔ البتہ حد اوسط قبول کرنے والے وُہ ہیں جو علم کی روشنی سے بھی خداشناسی میں غور کرتے ہیں اور اِسی دنیا میں تقدیس کے مرتبہ کو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں بلکہ کر لیتے ہیں۔ ہماری دانست میں ہمارے سید صاحب قبلہ وُہ ہیں جو افراط کے محلوں میں سکونت کرتے ہیں جسکی بلندی تک معمولی آدمیوں کا خیال بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اور سین صاحب وہ اِنسان ہیں جو حد اوسط کے مکان میں صلاحیت کے ساتھ براجتے ہیں +

کوئی نوجوان اہل اِسلام ناراض نہ ہو۔ کیونکہ ہم سید صاحب پر بیجا نکتہ چینی اس عرفان کے معاملہ میں نہیں کرتے بلکہ بجا کرتے ہیں۔ کیا یہہ عقل کی بات ہے کہ صرف بک بک کرنے سے ہی خدا کو پالیں اور سب سے اعلی درجہ کے ذریعہ بیکار محض سمجھے جائیں۔ کیا سید صاحب نبیٔ عرب کی گوشہ نشینیوں سے جو انہوں نے کوہ حرا میں کیں منکر ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ سید صاحب عقلی مباحثوں میں ایسے مستغرق ہیں کہ کوئی اور امر اُن کو حد سے زیادہ ناگوار گذرتا ہے۔ ہم نے مانا کہ یہہ بھی کچھ بیجا امر نہیں مگر آخر کسی امر کی کوئی حد بھی چاہیئے۔ کیا اگر ایسی ماہیتیں ہیں جو عقل صحیح بھی اُنکو نہ پاسکتی ہو تو اُس سے یہہ لازم آئیگا کہ وہ حقیقتیں خیالی اور وہمی ہیں اور فی الحقیقت کچھ وجود نہیں رکھتیں +

اس نمبر کو ہم اِس امر پر ختم کرتے ہیں کہ البتہ اگر کوئی ماہیت خلاف عقل ہو تو ہم خود بھی اُس سے اِنکار کرینگے۔ لیکن مشکل تو یہہ ہے کہ اکثر حقیقتیں ایسی ہیں کہ جن کا وجود تو ہے مگر اُسکا بھید اور اُسکا راز نہیں کھلتا۔ بس ایسی ماہیتوں کو بجز اسکے کہ انکو عقل سے اعلی اور بلند تر سمجھیں اَور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے مولوی صاحب میں اور سین صاحب میں یہہ فرق ہے کہ وہ کل حقیقتوں کو یا تو مطابق عقل یا خلاف عقل فرمائیں گے اور یہہ کل حقیقتوں میں سے بعض کو خلاف عقل اور اکثروں کو مطابق عقل اور باقیوں کو عقل سے بلند اور اعلی کہیں گے۔ اب ناظرین انصاف کریں کہ ایک ہندو صاحب کے خیالات اور تحقیقاتیں بلکہ تدقیقاتیں کس پایہ کی ہیں اور اہل اِسلام صاحبان کی کس رتبہ کی ہیں۔ عموماً ہندوؤں کو ہم بُت پرست سمجھتے ہیں اور اہل اِسلام کو خداپرست لیکن معاملہ اُسکے برعکس ہے۔ ہندو مت کو مسیحی دین سے قرابت قریبہ ہے اور اِسلام کو اُس سے سخت سے سخت مباینت ہے۔ بے شبہ اہل اِسلام کا دوسرا نام موحد ہے اور سچ بھی ہے وہ موحد ہیں الا سید صاحب کے غلو خیالات نے اِس فرقہ کو یوں ہی فرضی موحد بنے دیا ہے اور کچھ اُسمیں چھوڑا نہیں۔ کیا کوئی دعوی کر سکتا ہے کہ اِسلام کی سب ہی ماہیتیں ایسی ہیں کہ عقل اِنسانی سے اُنکا اثبات ممکن ہے اگر کوئی دعوی کرتا ہے تو ہمکو اپنا پتہ بتلائے۔ + باقی آئندہ

راقم ضمیمہ

تتمہ نمبر ۴۔ بائیبل قانون قدرت کے موافق ہے

فی زمانہ کوپرنیکس کا نظام شمسی رایج ہے اور ہر ایک آدمی معتقد ہے کہ زمین اور دیگر سب ستارے آفتاب کے گرد حرکت کرتے ہیں لیکن اگر اُسوقت کے بیانات اور تقریروں کو (جبکہ زمین کے گرد گھومنا تسلیم کیا جاتا تھا) مطابق نظارہ کہا جاوے تو بھی بہت صحیح ہے کیونکہ ابھی بھی اُن رد شدہ خیالات کو مطابق نظارہ کہہ کر حال کے نظام کے مطابق کر سکتے ہیں اور دونوں عالموں کی تعلیمات کو (کوپرنیکس و ٹالمی) صحیح کہہ سکتے ہیں۔ پہلا ظہورات قدرتی کو عین نظارہ کے مطابق بیان کرتا ہے اور دوسرا عین اصلی واقعات کا ذکر کرتا ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جاوے تو طلوع۔ غروب۔ گھٹنا۔ چڑھنا۔ افق۔ عمق وغیرہ نسبتی الفاظ ہیں اور اُنسے کسی مجسم شے کی حرکت قطعاً ظاہر نہیں ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ صبح کو افق اور آفتاب میں فاصلہ بڑھتا جاتا ہے اور شام کو افق اور آفتاب کے درمیان فاصلہ گھٹتا جاتا ہے۔ چونکہ ہماری توجہ سورج کی طرف ہوتی ہے اسواسطے صبح کو طلوع شمس اور شام کو غروب آفتاب کہتے ہیں باوجودیکہ ہم جانتے ہیں کہ فی الحقیقت فاصلہ کا درمیان اُفق و آفتاب کم و بیش ہوتا ہے لیکن ہم نے جو صاف نظر آیا وہ بیان کیا۔ اب بھی (جبکہ آفتاب مرکز مانا جاتا ہے) اگر اِس فقرہ کو ادا کرنا ہو تو (عوام کیواسطے) ہم اسیطرح ادا کرینگے بلکہ اگر باہم عالم گفتگو (عام برتاؤ کے طور پر) کرینگے تو اُسیطرح بولیں گے لیکن جب سورج اور زمین کی حرکت کا ذکر کرینگے تو نظام مروجہ کے مطابق الفاظ اور اصطلاحات کا اِستعمال ہوگا۔ چونکہ بائیبل عوام کے واسطے اور روزمرہ کے محاورات کے موجب ہے اسواسطے اُسمیں اُنہیں الفاظ اور اصطلاحات کا اِستعمال ہوا جو مطابق نظارہ ہیں اور اگر اُسوقت (یا اِسوقت) کے علمی اصطلاحات کو مستعمل کیا جاتا تو بہت مشکل ہوتی کیونکہ علوم کی ترقی ہونے سے اُسمیں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ ہم جو زمین پر رہتے ہیں (عین المشاہدہ) طلوع آفتاب کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور یہہ نہیں کہتے (جو واقعی ہے) کہ اُفق بتدریج و باہستگی پیچھے ہٹتا جاتا ہے اور فراخ میدان چھوڑتا جاتا ہے تو تب ہم کون سی غلطی کرتے ہیں سچ تو یہہ ہے کہ طلوع و غروب آفتاب وقایمی شمس وغیرہ اصطلاحات کسی خاص بیان سے منسوب نہیں ہیں اور ان اصطلاحات سے اُنکا قدرتی قانون اور اُنکی حرکات واقعی سے کچھ نہیں ہے اور دراں حالیکہ علمی اصطلاحات کا اِستعمال (عالموں اور عوام میں) غیر مناسب ہے تو بائیبل میں قطعی ناواجب ہونا ضروری ہے کیونکہ ممکنات سے ہے کہ علمی مباحثات جو ایک وقت صحیح تسلیم کئے گئے ہیں دوسرے وقت غلط مانے جاویں لیکن ظہورات عینی (خواہ علوم میں کیسا ہی تغیر ہو) جب تک اِنسانی حواس قایم ویں بے بدل رہیں گے کیونکہ ہر وقت و ہر جا مبتدی اور منتہی اُنکو سمجھ سکتا ہے۔ بالفرض اگر بائیبل میں علمی محاورات کا استعمال کیا جاتا تو یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس زمانہ کی اصطلاحات مستعمل ہوتیں اگر صحیح علوم کے مطابق بیان کیا جاتا تو جبتک علوم آخری ترقی نہ کر لیتے تب تک وہ کلام غیر مدرک رہتا اور اگر اُس زمانہ کے محاورات علمی بیان کئے جاتے تو بعد میں وہ غلط ہو جاتے۔ ایک زمانہ تھا کہ آفتاب متحرک مانا جاتا پھر دوسرا زمانہ آیا کہ وہ ساکن تسلیم ہوا اور یہہ سب اِنسانی دلائل و تفتیش کا نتیجہ

ہے اور فی الحقیقت اب تک اُسکا متحرک و غیر متحرک ہونا معلوم ہے اور اُسکے فیصلہ کا انحصار زمانہ کی آخری علمی ترقی پر ہے۔ بالفرض اگر بائبل شروع میں ہی اُسکا قطعی فیصلہ کر دیتی تو دلائل اور تجسس و تفتیش خاک میں مل جاتی اور انسان کے دل کی طاقت کم ہو کر آدمی سُست ہو جاتے غور کرنا چاہئے کہ قادر مطلق (جو آغاز و انتہا کو آج کے دن کے موافق جانتا ہے) نے بائبل میں کیسی قابل تعریف دانائی ظاہر کی کہ ایسی اشیاء کا ذکر ایسے اصطلاحات میں (جو بانی قوانین قدرتی ہے) کیا جو ہر زمانہ میں درست اور قابل فہم ہیں +

فی زمانہ مُسلّم مسئلہ ہے کہ زمین متحرک ہے اور ۲۴ گھنٹہ کے عرصہ میں اپنے محور کے گرد حرکت روزانہ کرتی ہے اور باوجودیکہ یہہ مسئلہ بائبل میں اسیطرح بیان نہیں ہوا تو بھی تمام لوگ اُسکی صداقت کو بے کلام مانتے ہیں لیکن زمین کی حرکت کے برخلاف جو دقتیں (اب بھی) پیش آتی ہیں انکو وہی انسان دور کر سکتا ہے جو علمی خیالات میں غرق رہتا ہو۔ جبکہ زمین اپنے محور پر روزانہ حرکت کرتی ہے تو خط استوا کے مکانات فی گھنٹہ کسقدر مسافت طے کرتے ہونگے اور کرہ ہوائی اپنی اصلی حالت (سکون) پر رہتا ہے۔ عالم تو جانتا ہے کہ اُسکا جواب اُن تشریحات میں سے ایک ہے جو حرکت کے بنیادی قاعدوں میں تحریر ہوئی ہیں لیکن بے علم یا کم علم کے واسطے اُسکے سوائے کوئی علاج نہیں کہ عالموں کے قوال و تحقیقاتوں کو تسلیم کرلے۔ اگرچہ ہوا کو اس عجب تیزی سے حرکت کرتے ہوئے تسلیم کرنے میں نقص ہے۔ تو بھی اس زمانہ میں کوئی بشر نہیں جسکو زمین کی حرکت میں شبہ ہو۔ باوجودیکہ ہوا کا ایسی تیزی سے چلنا ادراک میں نہیں آتا تو بھی لوگ (زمین کی حرکت کی بابت) کہتے ہیں کہ اسکی بابت خاطر خواہ فیصلہ ہو چکا ہے اور اب کوئی حجت حرکت کے برخلاف نہیں رہی۔ معلوم ہووے کہ آغاز میں علمی تحقیقات بائبل کے مخالف معلوم ہوتی ہے لیکن مروج ہو جانے پر یہہ اختلاف رفع ہو جاتا ہے۔ نئی رائے (علمی) کو تسلیم کرنے میں (بہ لحاظ ادب و اعتبار بائبل) لوگ خوف کھاتے ہیں لیکن جب اُسکی تشریح موجودہ خیالات کے مطابق ہو جاتی ہے تو مطمئن ہو جاتے ہیں عوام لوگ متقدمین کی خام خیالی کو منکر (جو دلگیت کو کتب سماوی کی تشریح ماننے میں ظاہر کی) حیرانگی کے سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ دل جب صداقت کی دریافت میں کوشش کرتا ہے تو بعض اوقات غلطی کی دلدل میں بھی دھس جاتا ہے کیونکہ خیالات پیشین و روایات قدیم کو انکمین سے دوست رکھتا ہے پس ہر ایک بشر کو (علمی) اپنے ضمیر دل کے مطابق معتقد ہونا چاہئے اور یاد رکھنا مناسب ہے کہ غلطی پر ہونا بھی ممکن ہے اور اس مسئلہ کی تصدیق کے واسطے متقدمین کا (سکون زمین وغیرہ) غلط رائے پر قایم و مضبوط ہو کر جوش و خروش کرنا پختہ دلیل و برہان قاطع ہے + راقم باجوہ

اخبارات تار برقی

روم - ۲۶ اپریل - سر الفرڈ پیجٹ اور سگر منتی نے گورنمنٹ اٹلی اور برٹش کی ہر ایک درخواست پر علیحدہ علیحدہ سفارشی دستخط کئے ہیں جسمیں اٹلی کے حق اسباب کو محفوظ رکھنے کے واسطے جو اٹلی کا ایک علاقہ ہے قلعہ بنانے کے واسطے درخواست منظور کی گئی تھی +

وائنا ۲۷ اپریل - گورنمنٹ اسٹریا نے بوسینا کے باغیوں کی معافی کا اشتہار دیدیا ہے +

لنڈن - ۲۷ اپریل - قلعہ ونڈسر میں بڑے جشن ہو رہے ہیں - حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے کل کے روز نیدرلینڈ کے بادشاہ کو نایٹ آف گارٹر کا خطاب مرحمت کیا +

کل رات کو ہوس آف کامنز میں مسٹر گلیڈ سٹون صاحب نے آیرلینڈ کے محصول کی بابت اپنی رائے ظاہر کر کے حال کی کیٹی میں ایک بل کے جاری کرنیکا ارادہ ظاہر کیا - گورنمنٹ متحدہ صوبجات نے مسمی لینس قیدی کی بریت کی سفارش کی ہے جسکے نامنظور کرنے کا ہوم سکرٹری نے ارادہ ظاہر کیا تحریری حکم کل تک لکھا جاویگا +

کلکتہ - ۲۸ اپریل کل شام کو سفارت برہما یہاں سے خود کو روانہ ہوگئی +

لنڈن - ۲۸ - اپریل - گورنمنٹ اور آیرش ممبروں کے درمیان جو رشتے ہیں اُن میں روز بروز دوستی کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں - افواہ ہے کہ لارڈ ڈفرن صاحب آیرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ مقرر ہونگے +

کل رات کو ہوس آف کامنز میں وہ مسودہ دوبارہ پڑھا گیا جسمیں ممبران پارلیمنٹ کو ایسے نئے آدمی کے ممبر مقرر کرنے میں جو رشوت ستانی کرتے ہیں روکنے کے واسطے برجستہ تجاویز کرنے کا اختیار دیا جاوے +

لنڈن - ۲۸ اپریل - ارل کوپر صاحب آیرلینڈ کی لارڈ لفٹنٹی کے عہدہ سے مستعفی ہوگئے اور بجائے اُنکے ارل سپنسر صاحب مقرر ہوں گے +

ہوس آف لارڈز میں آج شام کو ارل گرنیول صاحب نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ وہ خبر جسکا منشاء یہہ تھا کہ سر الفورڈ پیجٹ صاحب اور سگر منتی صاحب نے ایک دستاویز پر اپنے دستخط کئے ہیں معتبر نہیں ہے +

لنڈن - ۲۹ - اپریل - سرکاری طور پر اشتہار دیا گیا ہے کہ ارل سپنسر صاحب آیرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ مقرر کئے گئے اور وہ خاص اسوجہہ سے کیبنٹ میں جلوہ افروز ہونے کے مجاز ہیں +

حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی سالگرہ - ۲۴ مئی کو ہوگی اور حضور گورنر جنرل بہادر ہند اس تاریخ کو ۱۰ بجے رات کے ایک لیوی دربار منعقد فرماوینگے +

بمبئی - ۲۹ - اپریل - جہاز ڈینی نامی کل خلیج فارس سے یہاں پہونچا جسکے ذریعہ سے یہہ معلوم ہوا کہ ۸ و ۹ - اپریل کو قلعہ مسمان میں جو مسقط سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے مابین سلطان مسقط اور اُنکے عمزاد بھائی ابراہیم کے ایک لڑائی ہوئی اور سلطان نے قلعہ کو زیر گولہ اندازی کر کے اسکو اُڑا دیا اور اُسپر اپنا قبضہ کر لیا اس لڑائی میں کئی آدمی مقتول و مجروح ہوئے +

عرب۔ کے باغیوں نے مقام سنکس کے گرد و نواح کی اُن اقوام پر جنہوں نے فرانس کی اطاعت قبول کی ہو حملہ کرکے کئی ایک آمیوں کو مقتول و مجروح کیا۔ مقام قیروان کے قرب دجوار میں بھی باغیوں نے حملہ کرکے وہاں کے لوگوں کو تیغ بیدریغ کیا ہو اسلئے قلعہ قیروان کی فوج کا ایک دستہ باغیوں کے تعاقب میں گیا ہو +

کارخانہ پارچہ بافی بمبئی میں جو ہندوستانیوں کی طرف سے کارخانہ پارچہ بافی قایم کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنی ہو اُسکے اجرا کے لئے تقریباً چندہ وصول ہوگیا ہو +

تقرر۔ میجر جی۔ ایچ۔ وسٹرن صاحب اگزکٹو انجنیر ممالک مغربی و شمالی بجائے کرنیل سونشن صاحب کے قایم مقام سپرنٹنڈنٹ انجنیر پنجاب مقرر ہوئے +

بارش۔ خبر آئی ہو کہ مقام آسام اور کچھار میں کثرت سے بارش ہوئی اور اب گرم موسم کی نہایت ضرورت ہو اسلئے پنجاب تیرائی اور دارجیلنگ سے خشک موسم ہونے کی شکایت آئی ہو +

آمدنی و خرچ ۲۴ اپریل کی شام کو ہوس آف کامنز لنڈن میں مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے سالانہ آمدنی و خرچ کے کاغذات پیش کئے پچھلے سال آمدنی کی تعداد ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ ۱۲ ہزار ۵۰ پونڈ تھی اور خرچ ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ۔ سال رواں کی آمدنی تخمیناً ۸ کروڑ ۱۵ لاکھ ۷۰ ہزار ۵ سو پونڈ اور خرچ ۸ کروڑ ۶۴ لاکھ ۲۵ ہزار پونڈ۔ تجویز ہوئی ہو کہ لوکل ٹکس کو زر فاضلہ سے مدد دیجاوے اور گاڑیوں پر محصول زیادہ کیا جاوے۔ شراب وغیرہ مسکرات کے محصول میں ۷ لاکھ ۴۴ ہزار پونڈ کی کمی کی گئی ہو +

سالگرہ حضور ملکہ قیصر ہند بسبب کئی ناقص حادثوں کے حضور ممدوحہ کی سالگرہ کی تقریب انگلنڈ میں ۳ جون کو ہوگی اور دیگر مقامات میں حسب معمول ۲۴ مئی کو ہوگی +

چین والے چاہتے ہیں کہ سررشتہ تعلیم میں اور زیادہ افسر مقرر کئے جاویں +

بھوٹان کا حاکم بیمار ہو +

لودیانہ

ہفتہ گذشتہ میں ہم نے لکھا تھا کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ ۲ مئی ۱۸۸۴ء کو ۵ بجے شام کے یہاں رونق افروز ہونگے سو صاحب موصوف ۲ مئی کو ٹھیک ۵ بجے لودیانہ ریلوے اسٹیشن پر رونق افروز ہوئے۔ اور پیشوائی کے واسطے جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت انبالہ و جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ و جناب صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لودیانہ ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے۔ صاحب ممدوح معہ اپنے ہمراہیوں کے ریل سے اترتے ہی برائے ملاحظہ جیلخانہ و شفاخانہ تشریف لے گئے اور پھر ملاحظہ فرماکر مشن احاطہ کی سڑک سے گذرتے ہوئے اور چوڑے بازار کا ملاحظہ فرماتے ہوئے میونسپل لائبریری کا ملاحظہ فرمایا اور بعد فراغت قلعہ میں تشریف لے گئے قلعہ کا معاینہ کرکے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی پر رونق افروز ہوئے +

ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بذریعہ مراسلات وپروانجات تمام درباریان ضلع و کرسی نشینان و ممبران ڈسٹرکٹ کمیٹی و میونسپل کمیٹی ہاے کو اطلاع دیدی تھی کہ ۹ بجے رات کو پریڈ پولیس میں جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کا سلام کرایا جائیگا اس لئے سب صاحبان وقت معینہ پر تشریف لاویں چنانچہ پریڈ پولیس میں ایک کلاں خیمہ نصب کیا گیا اور پریڈ کو خوب آراستہ کرایا گیا تھا وقت مقررہ پر سب صاحبان موجود ہوگئے۔ اور صاحب ممدوح الوصف ٹھیک ۱۰ بجے پریڈ پولیس میں رونق افروز ہوئے۔ پیشتر تشریف آوری صاحب موصوف معرفت جناب تحصیلدار صاحب لودیانہ درباریان وغیرہ صاحبان مذکورہ بالا کو داخلہ کا ٹکٹ ملگیا تھا۔ رونق افروزی کے وقت بذریعہ باجہ انگریزی سلامی ہوئی اور آتشبازی کے گولے چھوڑے گئے۔ جب جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خیمہ میں تشریف فرما ہوئے تو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے جنکو داخلہ کا ٹکٹ ملا تھا بترتیب پیش کیا اور سب نے ایک ایک اشرفی بطور نذر پیش کی جو منظور ہوکر واپس ہوتی رہیں۔ پریڈ میں تمام سے روشنی ہورہی تھی اور سرائے سردار علی محمد خانصاحب و لالہ بنسی دھر صاحب میں بھی روشنی ہوئی تھی۔ بعد سلام کے آتشبازی چھوڑی گئی۔ بعد اختتام آتشبازی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی اور حکام سے مصافحہ کرکے ریلوے اسٹیشن پر تشریف لے گئے جہاں سے ایک بجے کے بعد بطرف انبالہ تشریف فرما ہوئے۔ ۵ مئی کو صاحب ممدوح شملہ میں داخل ہونگے +

انتظام ہر ایک امر کا اچھا رہا اور جناب منشی چتر سنگھ صاحب تحصیلدار لودیانہ و لالہ گوری شنکر صاحب شہر نے حالات نے اپنی اپنی متعلقہ کارروائی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام کو پہنچایا۔ اور داروغہ صفائی نے اپنی کوشش سے شہر کو خوب ہی صاف کرا دیا تھا +

مسمی بنے گجر کے شہتیر و لکڑیاں وغیرہ میں جو بیرون شہر احاطہ میں پڑی تھیں آگ لگی اور بہت نقصان ہوا میونسپل کمیٹی کے بمبہ نے کچھ کام نہ دیا +

یکم مئی کو رات کے وقت جناب منشی کنھیا لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے جو مدت سے لودیانہ میں کونسلر رہے تھے رحلت کی۔ آپکے حالات و خیالات سے زمانہ واقف ہو مفصل کیفیت کی حاجت نہیں کہ یہ صاحب کیسے تھے +

یکم مئی سے ضلع کی عدالت کا وقت تبدیل ہوگیا ہو یعنے اب صبح کے ۶ بجے سے ۱۲ بجے تک وقت مقرر ہوگیا ہو +

میلہ رکھ سرکاری کا حسب دستور سنیچر کے روز بھر اگر چہ شام کے وقت دو مرتبہ آندھی آئی جسنے میلہ کے لطف کو بالکل اُڑا دیا +

چڑیا خانہ کی نسبت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم دیا ہو کہ جو مستورات شب کے وقت جانوران کو دیکھنا چاہتی ہیں انکو داروغہ چڑیا خانہ لالٹین سے دکھا دیا کرے +

مسیحی دوستوں سے درخواست

در بارہ طبع کرانے ایک کتاب مسمیٰ مجموعہ حکایات مذہبی و منظوم نو تصنیف کے

مرتب صاحب سلامت ۔ تسلیم ۔ براہ عنایت مضمون ذیل درج صحیفہ فرمایئے ✦

اے برادر عزیز

میں آپ سے ایک عمدہ و فایدہ بخش کام میں مشورہ لیا چاہتا ہوں اور کسیقدر اس میں آپکی کمک بھی درکار ہے چونکہ میں تنہا اُسکے انجام کرنے میں قاصر و عاجز ہوں اسلیئے آپ کی بلکہ کل مسیحی بھائیوں کی کمک کا محتاج ہوں اگر از راہ مہربانی آپ اسمیں دستگیری کیجئے تو اُمید قوی ہے کہ یہہ کام بآسانی انجام ہوکر باعث فایدہ عام کا ہوگا ۔ اگرچہ اندنوں انواع اقسام کے علم اور مذہبی کتابیں ہمارے روبرو ہیں جنکے دیکھنے سے فایدہ کثیر حاصل ہوتے ہیں مگر ہنوز کوئی ایسی عمدہ کتاب مذہبی حکایات کی نظر نہیں آتی جو ہم مسیحیوں کے لیئے متفرق اوقات میں سودمند ہو اور چند حالات میں قوت و تقویت حاصل کرنیکا ذریعہ ٹھہرے بارہا میرے دل میں یہہ خیال آیا کہ میں اس قسم کی ایک کتاب طیار کرکے مسیحی بھائیوں کی خدمت میں پیش کروں مگر کثرت کار نے مجھکو محروم رکھا ۔ اب فرصت پاکر خدا کے فضل سے میں نے ایک کتاب حکایات مذہبی کا مجموعہ کیا ہے جس میں متفرق مضامین کے قصہ جات مشتمل ہیں جو ہر حالت کے لیئے مفید ہیں بعض ایمان کے تقویت کے لیئے بعض صبر و تحمل کے لیئے بعض وفاداری کی اصلاح کے لیئے اور بعض مصیبتوں کی برداشت کے لیئے سودمند ہیں ۔ کتاب مذکورہ میں سو قصے ہیں جنکے مطالعہ سے ناظرین کو خوشوقتی و تسلی دونوں حاصل ہوسکتی ہیں علاوہ اسکے مرتب نے اس خیال سے کہ اکثر مسیحی بھائی اشعار و غزل کے شایق ہیں چند مشہور و معروف شاعروں کی تصنیف متفرق طرز کی تازہ غزلیں کتاب مذکورہ کے اخیر میں درج کی ہیں یقین ہے کہ ناظرین کی پسند خاطر ہوں کتاب مذکورہ مردوں عورتوں لڑکوں لڑکیوں کی تلاوت کے لایق عام سنڈے سکول کی تعلیم کی خاطر خواہ ہے اب التماس یہہ ہے کہ کتاب مذکورہ بالا تو مکمل ہوچکی اور اسکو رومن اُردو میں طبع کرانیکا ارادہ ہے مگر جب تک اُسکے خریدار ہم نہ پہنچیں اور اسکی لاگت کی تعداد مہیا نہ ہوجائے اُسکا شایع کرنا دشوار ہے ۔ اسلیئے آپ کی خدمت میں یہہ گذارش ہے کہ آپ اُسکی خریداری میں اپنے نام درج کرایئے اور تا مقدور اور بھائیوں کو اُسکی خریداری کی ترغیب دیجئے ۔ دراصل کتاب نہایت دلچسپ و مفید ہے اسکے قریب ۲۰۰ صفحہ ہوجائیںگے اور قیمت اسکی اسطور پر قرار پائی ہے کہ جو بھائی نام درج کراتے وقت قیمت بھیجدیں اُنکو ایک جلد مع محصول ایک روپیہ پر ملے گی مگر جو اصحاب پیشگی قیمت نہ بھیجیں اُنکو ایک جلد مع محصول عہ پر دستیاب ہوگی ۔ پس از راہ مہربانی ارشاد فرمایئے کہ آپ کو کتنی جلدیں درکار ہیں مگر ساتھ ہی اُسکے قیمت بھی بھیجدیجئے تو عین نوازش ہوگی یعنے اُسمیں بھی کسیقدر کفایت ہوگی ✦ میں آپکا مسیحی بھائی ڈبلیو گرین

اشتہار از عدالت تحصیل لودیانہ بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

رام سہٰے ولد لالہ لدھا کشن بنام تاریخان پسر شہاب خان و کھتری لودیانہ ڈگریدار ۔ قابض جایداد مع بیرمی مدیون

مطالبہ مبلغ ۲۵۰ ؏

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ۴ بسوہ اراضی مع جملہ حقوق متعلقہ اس ملکیت مدیون واقعہ موضع بیرمی جو عوض مبلغ ۴۰۰ روپیہ پاس لالہ لال کھتری ولاچپت رائے سود ساہوان لودیانہ کے رہن ہے واسطے بیبل زر ڈگری ڈگریدار قرق فرمایا ہے اور یہہ اشتہار واسطے نیلام خام اراضی مذکور کے بمنشاء حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جاری کیا جاتا ہے کہ اراضی مذکورہ بالا جسکی اقسام مندرجہ ذیل ہے بتاریخ ۴ مئی ۱۸۸۳ء مطابق جیٹھ سودی ۳ سمت ۱۹۳۹ روز شنبہ بر سر موقع نیلام ہوگی جس کسیکو بولی دینا اور خرید نا منظور ہووے وہ تاریخ معینہ پر حاضر ہوکر بولی دیدے یا قبل اسکے تحصیل لودیانہ میں درخواست گذرانے یہہ نیلام بغرض دریافت اصلی قیمت اراضی کے ہے ✦ ۲

اطلاع

چونکہ مقدمہ میرا تعدادی تخمیناً مبلغ ۵۰۵۰۰ روپیہ کا دعویٰ عدالت ہائے عالی میں رجوع ہے اُمید وارم کہ محکمہ عالی سے مجھ بیکس ظلم رسیدہ کی حق رسی ضرور ہوجاویگی جایداد پدرم منشی بخش اللہ خان ساکن لودیانہ کو مسمات حور مکانات فروخت درست نکرے اور دو کانداران منڈی قیصر گنج کو تعمیر جدید سے دوکان اُوپر زمین قیصر گنج کو رہن وغیرہ تا فیصلہ عدالت عالی کے باز رہیں کیونکہ سابق بھی چند مرتبہ بذریعہ درخواست و اشتہارات کے اطلاع دیتا رہا ہوں اسواسطے کسی صورت سے لاگت تعمیر جدید کا ذمہ وار نہیں ہوں ✦

العبد

محمد عظیم خان عرف جیسا خلف بخش اللہ خان لودیانہ ۱۸۸۲ء

اعلان

ناظرین با تمکین اور اُسکے مہربان کاریسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار اعلان دیا جاتا ہے کہ آیندہ اگر کسی صاحب کو مضامین براے اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا اڈیٹوریل خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ اڈیٹر مسٹر ایم ۔ ویلی صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہے لو اسبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھ سے مخاطب ہونا چاہئے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بہ ترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہے ✦

المشتہر

پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا